Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

یومیہ اخبار

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۲ شعبان ۱۴۰۰ھ - ۶ وفا ۱۳۵۹ ہش - ۶ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۵۳

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۵ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں فرینکفورٹ سے یہاں جمعرات کو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہونے والی تار کے مطابق حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور بمعہ اہل قافلہ بخیریت ہیں اور احباب جماعت کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اشاعت قرآن اور دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے آجکل یورپ و دیگر ممالک کے سفر کے پہلے مرحلہ میں فرینکفورٹ مقیم ہیں۔ احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

احمدیہ نے نائیجیریا کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے گورنر اوگن سٹیٹ

تعلیم اور صحت کے میدانوں میں جماعت کی خدمات انتہائی قابلِ قدر ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں میں جماعت کے تعلیمی اور طبی مراکز موجود ہیں

آئندہ سال نائیجیریا میں دو مزید سکول قائم کئے جائیں گے۔ امیر جماعت نائیجیریا

اموسان میں قائم ہونیوالے احمدیہ مشن ہسپتال کا باضابطہ افتتاح عمل میں آگیا

نائیجیریا کی اوگن سٹیٹ کے گورنر جیف بیسی اونا بانجو نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ نے نائیجیریا کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے خصوصاً تعلیم اور صحت کے میدانوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات انتہائی قابل قدر ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں جماعت احمدیہ کے قائم کردہ تعلیمی اور طبی ادارے موجود ہیں۔ گورنر صاحب موصوف نائیجیریا کے ایک دیہی علاقے اموسان میں ۱۷ جون ۱۹۸۰ء کو ایک نئے احمدیہ مشن ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر صدارتی تقریر میں خطاب کر رہے تھے۔ یہ ہسپتال اجیبو اوڈے کے قریب تعمیر کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ۱۹۷۵ء میں ایک ہسپتال قائم کیا گیا تھا۔

گورنر چیف بیسی اونا بانجو نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں انتہائی خلوص کے ساتھ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ملکی ترقی میں ہمارے ساتھ نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی حکومت کی طرف سے تمام حاضرین کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت مکمل مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کی پالیسی جاری رکھے گی۔ ہماری ریاست میں ہر شخص کو چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا ماننے والا اس کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

گورنر صاحب موصوف نے ہسپتال کی تعمیر کے بارے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ اعلیٰ روایات کی حامل ہے۔ اور اس کے ہسپتال کی تعمیر جماعت کی اعلیٰ روایات کے عین مطابق ہے۔

تقریب کے آغاز میں چیئرمین نصرت جہاں کمیٹی نائیجیریا مسٹر جسٹس عبدالرحیم بخاری صاحب نے گورنر صاحب موصوف کو استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس میں حضور کے تاریخی دورہ افریقہ کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس کے نتیجہ میں نصرت جہاں سکیم عمل میں آئی۔ جو بہت عظیم اور اعلیٰ برکات کی حامل ہے۔ اور اس کے تحت یہ دوسرا ہسپتال ملک میں قائم کیا گیا ہے۔ تقاریر اور ابتدائی کارروائی کے بعد گورنر صاحب موصوف نے رسمی طور پر فیتہ کاٹ کر ہسپتال کی بلڈنگ کا افتتاح کیا۔ اس سے قبل آپ نے یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی۔ اس کے بعد ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کے ہمراہ ہسپتال کے مختلف حصے دیکھے۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا

امیر نائیجیریا کی تقریر

نائیجیریا کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ سیکچ نے اس تقریب کی خبر دیتے ہوئے ۲۳ جون ۱۹۸۰ء کے اخبار میں امیر جماعت نائیجیریا مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد کی تقریر کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں امیر صاحب موصوف نے کہا ہے کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا میں صرف اسلام پھیلانے کی کوششوں میں مصروف نہیں ہے۔ بلکہ تعلیم اور صحت کے میدانوں میں حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون بھی کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس ہسپتال پر ایک لاکھ نائرا (نائیجیریا کا سکہ) خرچ آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احمدیہ مسلم مشن کی طبی خدمات سے ملک کا ہر شخص استفادہ کر سکتا ہے اور اس ضمن میں مذہب کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی جاتی۔ انہوں نے اموسان کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس ہسپتال کے لئے زمین دی ہے۔

اس تقریب کی خبر نائیجیریا کے سب

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

نائیجیریا کے اموسان ہسپتال کے افتتاح پر
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

نائیجیریا کے اموسان ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر جو کہ ۱۷ جون ۱۹۸۰ء کو عمل میں آیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل برقی پیغام ارسال فرمایا۔

مجھے اموسان میں نئے ہسپتال کے افتتاح کی خبر سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس ہسپتال کو اپنی برکات سے نوازے اور ڈاکٹروں کو اس امر کی ہمت اور توفیق دے کہ وہ مخلوق خدا کی خدمت کر سکیں (آمین)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ر شعبان ۱۴۰۰ھ

۶ر وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جارحیت پر قابو پانے کا قرآنی طریق

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے بیت المقدس کو اسرائیل کو اسرائیل کا دارالحکومت بنانے کی اسرائیلی کارروائی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس سے باز رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں اسے اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دی ہے۔ اس قرارداد میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ وہ بیت المقدس سمیت ان تمام علاقوں کو خالی کر دے جن پر اس نے ۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ کے دوران قبضہ کیا تھا۔

مشرق وسطیٰ کے مسئلے میں اسرائیل آج تک جس سینہ زوری اور من مانی کا مظاہرہ کرتا چلا آرہا ہے اس کے پیش نظر یہ خیال کرنا کہ اس پر سلامتی کونسل کی اس قرارداد کا کوئی مثبت اثر ہوگا بعید از حقیقت بات لگتی ہے۔ قبلہ اوّل بیت المقدس کی اسلامی حیثیت کو تبدیل کرنا بلاشبہ ہر سچے مسلمان کے لئے ایک انتہائی تکلیف دہ امر ہے۔ کیونکہ یہ مقام قبلۂ اوّل ہونے کی حیثیت سے ایک انتہائی پُر تقدس شہر کی حیثیت رکھتا ہے اور اس بات کو دنیا بھر میں سیاسی اور سفارتی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ وہ اس شہر کو اپنا مقدس مذہبی مقام قرار دیں اور اس کی مخصوص حیثیت قائم رکھیں۔

سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی اس سے پہلے بھی متعدد قراردادیں اسرائیل کے خلاف منظور کر چکی ہیں اور تازہ قرارداد کا آخری حصہ جس میں ۱۹۶۷ء میں قبضہ کئے گئے علاقوں کو خالی کرنے کا مطالبہ دہرایا گیا ہے۔ اس عالمی ادارے کی بے بسی اور بیکسی پر ایک گہرا طنز ہے۔ تیرہ سال سے اسرائیل نے دنیا بھر کے احتجاج کے باوجود ایک انچ جگہ بھی خالی نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالمی ادارے کی قراردادوں پر عمل درآمد کا کوئی طریقہ معین نہیں۔ حالیہ قراردادمیں اقتصادی پابندیاں لگانے کی دھمکی دی گئی ہے مگر اس ادارے کی تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک کو اقتصادی پابندیاں عائد کر کے راہ راست پر نہیں لایا جاسکا۔ جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا اسکی واضح مثال ہیں۔

قرآن کریم نے اس سلسلے میں نہایت حکیمانہ انداز میں ایک قابل عمل تجویز پیش کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ:۔ اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان (دونوں لڑنے والوں) میں صلح کرا دو۔ اور انصاف کو مدنظر رکھو اللہ انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"اس آیت میں یو این او کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ افسوس لیگ آف نیشنز نے اس پر پورا عمل نہ کیا اور ناکام رہی۔ یو این او بھی بزدلی دکھا رہی ہے اور ناکامی کے آثار ہیں۔ جب تک پوری طرح اس آیت میں بتائی ہوئی شرائط پر یو این او عمل نہ کرے گی کامیاب نہ ہوگی۔ لفظ مومن سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے مومن کا لفظ اسلئے رکھا ہے کہ مسلمان قومیں مسلمانوں کے درمیان ہی فیصلہ کرا سکتی ہیں ورنہ اصولی طور پر یہ آیت ساری قوموں کے لئے اپنے اندر راہنمائی رکھتی ہے۔"

(تفسیر صغیر)

قرآن حکیم کا بیان کردہ اصول جب تک اقوام متحدہ میں رائج نہ کیا جائے گا دنیا سے امن اسی طرح عنقا رہے گا۔ اسلامی ملکوں کو چاہیئے کہ وہ قرآنی احکامات کی روشنی میں اس عالمی ادارے کے قواعد میں تبدیلی کروانے کی کوشش کریں۔ جس میں یہ طے کیا جائے کہ جارح کی سزا یہی ہے کہ سب ملک مل کر اس پر فوج کشی کریں اور اس مقصد کے لئے یو این او کو فوج فراہم کی جائے۔ اسرائیل جیسے بین الاقوامی بھیڑیوں کو قابو میں کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

تفسیر القرآن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن پر ایمان لانیوالا اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لے گا

خدا تعالیٰ اسکی آنکھ کھولے گا اسکو مکالمات و مخاطبات سے مشرف کریگا اور بڑے بڑے نشان اسکو دکھائیگا

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

"کس قدر گمراہ وہ لوگ ہیں جو بغیر متابعت قرآن شریف اور رسول کریمؐ کے صرف خشک توحید کو موجب نجات ٹھیراتے ہیں۔ بلکہ مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ ایسے لوگ نہ خدا پر سچا ایمان رکھتے ہیں نہ دنیا کے لالچوں اور خواہشوں سے پاک ہو سکتے ہیں چہ جائیکہ وہ کسی کمال تک ترقی کریں اور یہ بات بھی بالکل غلط اور کورانہ خیال ہے کہ انسان خود بخود نعمت توحید حاصل کر سکتا ہے بلکہ توحید خدا کے کلام کے ذریعہ سے ملتی ہے اور اپنی طرف سے جو کچھ سمجھتا ہے وہ شرک سے خالی نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے بارے میں انسانی کوشش صرف اس حد تک ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کر کے اس کی کتاب پر ایمان لاوے اور صبر سے اس کی پیروی کرے اس سے زیادہ انسان میں طاقت نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے آیت هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب اور رسول پر کوئی ایمان لائے گا تو وہ مزید ہدایت کا مستحق ہوگا اور خدا اس کی آنکھ کھولے گا اور اپنے مکالمات و مخاطبات سے مشرف کرے گا اور بڑے بڑے نشان اس کو دکھائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اسی دنیا میں اس کو دیکھ لے گا کہ اس کا خدا موجود ہے اور پوری تسلی پائے گا۔ خدا کا کلام کہتا ہے کہ اگر تو میرے پر کامل ایمان لاوے تو میں تیرے پر بھی نازل ہوں گا۔ اسی بناء پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس اخلاص اور محبت اور شوق سے خدا کے کلام کو پڑھا کہ وہ الہامی رنگ میں میری زبان پر بھی جاری ہو گیا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کا یہ اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر اس طرح رکھے گئے ہیں کہ کسی کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا۔ باوجود اسکے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۷۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑوں سے پیار

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب شاہد - ربوہ

اسلام سے پہلے عربوں میں گھوڑ دوڑ کا رواج تھا لیکن اس کی بنیاد شرط اور جوا بازی ہوتی تھی یعنی جیتنے والے ایسے گھوڑے پر شرط لگائی جاتی اور ہارنے والے کو مقررہ رقم بطور جرمانہ ادا کرنا پڑتی۔

پھر ایسے مقابلوں کی جھوٹی عزت کا مسئلہ بنا کر ظلم و زیادتی سے بھی دریغ نہ کیا جاتا اور بسا اوقات تو اس ناروا حمیت و غیرت کے سبب قتل اور جنگوں تک نوبت پہنچ جاتی۔

اس قسم کا ایک واقعہ زمانہ جاہلیت کے ایک شاعر قیس بن زہیر العبسی کا کتب میں مذکور ہے۔ اس کا ایک گھوڑا "داحس" نامی تھا اور فزارہ قبیلہ کے ایک شخص حذیفہ بن بدر ذبیانی کی ایک گھوڑی تھی جس کا نام "غبراء" تھا۔ ان دونوں نے اپنے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ رکھا جس کا فاصلہ مقرر ہوا اور بیس اونٹوں کی شرط قرار پائی۔ جب بات طے ہو گئی تو حذیفہ نے اپنے بعض آدمی مقرر کئے اور انہیں کہا کہ اس کی گھوڑی "غبراء" سے جس لمحہ قیس کا گھوڑا "داحس" آگے بڑھنے لگے تو اسے روک لیا جائے۔

چنانچہ وہ لوگ گھوڑ دوڑ کیلئے مقررہ آخری حد کے قریب چھپ کر بیٹھ گئے اور جونہی "داحس" گھوڑا "غبراء" گھوڑی سے آگے بڑھنے لگا۔ فزارہ قبیلہ کے ایک شخص عمیر بن نضار نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر ضرب لگائی اور وہ آگے نہ جا سکا۔ داحس کے سوار نے یہ ماجرا اپنے مالک قیس کو سنایا تو اس کے بھائی مالک بن زہیر نے بدلہ لینے کی خاطر عمیر کے منہ پر ایسی ہی ضرب لگائی ادھر غبراء کے مالک حذیفہ کے بھائی حمل بن بدر نے اٹھ کر مالک کے منہ پر تھپڑ مارا۔ اس پر قیس کے قبیلہ کے ایک شخص نے حذیفہ کے بھائی کو قتل کر دیا۔ پھر اس کا بدلہ بنی قیس کے بھائی مالک کو قتل کر دیا گیا۔ پھر قیس کے ایک اور بھائی حارث نے جا کر حمل بن بدر کو قتل کر دیا۔

(کتاب الاغانی)

اور اس طرح یہ گھوڑ دوڑ قتل اور خونریزی پر منتج ہوئی جو اس دور میں ایک عام بات سمجھی جاتی۔

یمن کے بادشاہ جو تبع کہلاتے تھے۔ ان کے متعلق بھی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر انتظامات کر کے گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کرواتے تھے جن میں عرب کے ہر حصے کے لوگ آ کر شامل ہوتے۔ بہادری اور شجاعت کے اظہار کا یہ نادر موقعہ سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے بہادران عرب۔ بڑے بڑے شہسوار اور شاہی خاندان کے لوگ بھی اس میں حصہ لیتے اور بادشاہ خود بھی گھوڑ دوڑ دیکھتا اور پھر بڑھنے والے اور سبقت لے جانے والے شاہ سوار کو انعام و اکرام سے نوازتا اور اپنے ہاں اسے شاہی زیب۔ بہترین شاہسوار کو پہناتا۔

اسلام میں گھوڑوں کی اہمیت:

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے اور کفار مکہ اور دشمنان اسلام کے مسلسل جارحانہ اقدامات اور حملوں کی وجہ سے مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت ہوئی تو اس سلسلہ میں مسلمانوں کو دشمن کے مقابل پر پوری طرح تیار اور مستعد رہنے کے حکم کے ساتھ گھوڑے پال سکیم کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی گئی۔ تاکہ دشمن پر رعب و دبدبہ قائم ہو۔

چنانچہ مسلمانوں نے خاص اہتمام سے گھوڑے پالنے کی مہم میں حصہ لیا۔

ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاں کائنات کی ہر مخلوق پر بے شمار احسانات ہیں وہاں گھوڑا بھی آپ کے احسانات سے محروم نہیں رہا۔ ایک طرف حضورؐ نے زیادہ سے زیادہ گھوڑے پالنے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی اہمیت، برکات اور فوائد مسلمانوں کے ذہنوں میں وقتاً فوقتاً راسخ فرماتے رہے۔ دوسری طرف گھوڑے کی صلاحیتوں سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور شہسواری سیکھنے کی ترغیب دلائی۔ پھر گھوڑے کے ساتھ خود بہت ہی پیار اور محبت کا اظہار فرمایا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہ تھی۔"

(النسائی)

اس محبت اور پیار کا اظہار کرتے ہوئے آپ گھوڑے کی اہمیت اور اس کے فوائد و برکات کا اکثر تذکرہ فرماتے تھے۔ فرمایا:-

"گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے خیر و بھلائی اور برکت مقدر کر دی گئی ہے۔"

(بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:-

"جو شخص خدا پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی تصدیق و تائید کی خاطر گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کی ہر خدمت کے عوض روز قیامت تک اس شخص کو ثواب عطا ہوگا لیکن جو شخص ریا اور شہرت کی غرض سے گھوڑا رکھے گا وہ اس کی عاقبت کے لئے باعث نقصان ہے۔"

(بخاری)

ایک اور روایت میں ہے کہ:-

"جو شخص خود گھوڑے کو چارہ وغیرہ ڈالتا ہے۔ ہر دانہ کے بدلے اسے ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے۔"

(ابن ماجہ)

اسی طرح فرمایا:-

"خدا کی راہ میں گھوڑا پالنے اور اس پر خرچ کرنے والے کو صدقہ کرنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔"

(مسند احمد بن حنبل بحوالہ فتح الربانی)

آپؐ نے یہ بشارت بھی دی کہ:-

"خدا کی راہ میں جو گھوڑا رکھا جائے وہ رحمٰن خدا کا گھوڑا ہے۔" (مسند احمد)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ:-

"گھوڑا ہر صبح کو دعا کرتا ہے کہ اے خدا تو نے مجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کے سپرد کیا ہے اور میرا رزق اور خوراک اس کے ہاتھ میں رکھا ہے پس مجھے اس کے نزدیک اس کے مال اور اولاد اور گھر والوں سے زیادہ پیارا اور محبوب بنا دے۔" (مسند احمد)

پیارے پیارے اور محسن آقا نے گھوڑے کے حقوق کی حفاظت فرمائی ہے چنانچہ فرمایا:-

"اس پر بیجا اشتہاری سواری نہ ہو۔ اس کی نسل بڑھائی جائے اور اسے خصی نہ کیا جائے۔" اسی طرح اس کی نسل کو خالص رکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ "اس کی نسل میں اختلاط نہ کیا جائے اور خچر یا گدھے کے ساتھ اس کی جفتی نہ کرائی جائے۔"

(کنز العمال)

احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑوں کی تربیت، ریاضت اور مشق کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا۔ اور مشق کو عربی میں تضمیر یا اضمار کہتے تھے۔ اور اس کا طریق یہ تھا کہ گھوڑے کو مسلسل کئی دن تک بہت زیادہ خوراک دی جاتی یہاں تک کہ وہ خوب موٹا تازہ ہو جاتا پھر آہستہ آہستہ خوراک کم کی جاتی اور اس پر کپڑے ڈال کر بند جگہ میں رکھا جاتا جس سے اسے خوب پسینہ آتا اور پھر خشک ہو جاتا۔ یہ چالیس دن کا کورس ہوتا تھا۔ اس سے گھوڑے کا وزن ہلکا ہو جاتا جسم کی نرمی اور گداز میں فرق ہو کر جسم میں سختی اور شدت پیدا ہو جاتی۔ اس طرح گھوڑوں میں جنگ کے مصائب و شدائد برداشت کرنے اور صبر کی عادت پیدا ہو جاتی۔ اور دوڑ کے لئے اس کا جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو جاتا۔

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑے رکھنے کا بہت شوق تھا۔ جہاد کے لئے حضورؐ کی نگرانی میں مرکزی طور پر بہت گھوڑے رکھے جاتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق ایک وقت حضورؐ کی حویلی میں گھوڑوں کی تعداد ستر تھی۔ اس کے علاوہ حضورؐ کے ذاتی گھوڑے بھی تھے چنانچہ حضورؐ کی ملکیت میں سب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے آنے والا گھوڑا وہ تھا جو حضورؐ نے بنو فزارہ قبیلہ کے ایک دیہاتی سے ۴۰ درہم میں خریدا تھا۔ اس گھوڑے کا نام اس اعرابی نے "الفرس" رکھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے اس کا نام بدل کر "السکب" رکھا یہ وہ گھوڑا تھا جس پر سوار ہو کر پہلی مرتبہ حضورؐ جنگ میں شامل ہوئے اور پہلی مرتبہ اس کو حضورؐ نے گھوڑ دوڑ کے مقابلہ میں بھی شامل کیا اور یہ گھوڑا آگے بڑھ گیا جس سے حضورؐ کو اور مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔

حضورؐ کا ایک اور گھوڑا بھی تھا جس کا نام لحیف تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک اچھے شہسوار تھے۔ حدیث میں ذکر ہے کہ:۔

"ایک رات مدینہ میں اچانک شور کی آواز سنی گئی۔ جس سے اہل مدینہ بہت پریشان ہوئے جب شہر کے لوگ اکٹھے ہو کر اس آواز کی سمت جانے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ خیر ہے۔" یہ گھوڑا جس پر بغیر زین ڈالے حضورؐ تشریف لے گئے تھے ابو طلحہ انصاری کا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

"میں نے اسے (تیز رفتاری میں) سمندر کی طرح پایا ہے۔"

(بخاری کتاب الجہاد)

اور ظاہر ہے کہ ایسے تیز رفتار گھوڑے پر کوئی زبردست شہسوار ہی سواری کر سکتا ہے۔

حضورؐ ویسے بھی گھوڑے پر سواری فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مدینہ میں حضورؐ گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ گھوڑے سے گر گئے۔ کھجور کے ایک تنے سے رگڑ آنے سے جسم پر خراشیں آئیں اور جسم کا داہنا حصہ چھل گیا۔ پاؤں پر بھی چوٹ آئی۔ (بخاری کتاب الجہاد)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں میں گھوڑوں سے دلچسپی بڑھانے کے لئے گھوڑ دوڑ کے مقابلے بھی کرائے جاتے تھے لیکن عربوں کے زمانہ جاہلیت کے طریق کے برعکس اس میں صحتمند مسابقت ہوتی تھی۔ اس کا مقصد ریا اور شہرت نہیں بلکہ گھوڑوں کی اہمیت و فوائد کے پیش نظر ان کی طرف شوق دلانا تھا۔

چنانچہ ایک گھوڑ دوڑ کا ذکر بخاری شریف میں اس طرح آتا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء مقام سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور عام گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے بنی زریق قبیلہ کی مسجد تک کروائی۔ حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ وہ بھی اس دوڑ میں شامل ہوئے۔"

امام بخاریؒ نے ایک راوی سفیان کے حوالہ سے یہ بھی بیان کیا کہ:۔

"حفیاء مقام اور ثنیۃ الوداع کے درمیان قریباً پانچ چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ الوداع اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔"

(بخاری کتاب الجہاد)

ترمذی کی روایت میں ابن عمرؓ کا بیان کسی قدر تفصیل سے مذکور ہے کہ:۔

"میں بھی اس گھوڑ دوڑ میں شامل ہوا تھا اور میرا گھوڑا تیزی میں ایک دیوار بھی پھلانگ گیا تھا۔"

ایک اور روایت میں حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ:۔

"اس مقابلہ میں میں سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور میرا گھوڑا اتنا تیز رفتار تھا کہ وہ آخری حد پر جو مسجد بنی زریق تھی نہ رکا اور دوڑتا ہوا آگے نکل گیا۔"

(فتح الباری شرح البخاری ج ۶ ص ۵۸ لابن حجر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اس دوڑ اور مسابقت میں شرط بازی کا طریق کالعدم کیا وہاں صحتمند مسابقت کی طرز اختیار کی اور آگے بڑھنے والوں کے لئے انعامات مقرر فرمائے۔

چنانچہ علامہ ابن القیم لکھتے ہیں کہ آنحضورؐ نے ایک گھوڑ دوڑ کروائی اور یمن سے آئے ہوئے حلے یعنی پوشاکیں بطور انعام مقرر فرمائیں جو سوار اول آیا اسے حضورؐ نے تین یعنی پوشاکیں انعام دیں۔ دوم آنے والے سوار کو دو پوشاکیں عنایت فرمائیں اور سوم آنے والے کو ایک یعنی پوشاک سے نوازا۔ چوتھے نمبر پر آنے والے سوار کو ایک دینار۔ پانچویں نمبر پر آنے والے کو ایک درہم اور چھٹے نمبر پر آنے والے کو کچھ چاندی بطور انعام دی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم انعام دیتے ہوئے یہ دعا فرماتے تھے:۔

"بارک اللہ فیک وفی کلکم وفی السابق والفسکل"

یعنی خدا تعالیٰ تجھے بابرکت کرے اور تم سب میں برکت ڈالے اور آگے بڑھنے والے اور پیچھے رہنے والے میں بھی اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے"

(عمدۃ القاری شرح البخاری للعینی جزء ۱۴ ص ۱۵۹)

اسی طرح زمانہ نبوی کی ایک اور گھوڑ دوڑ کا تذکرہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو ارشاد فرمایا کہ اے علی! لوگوں کے درمیان اس گھوڑ دوڑ کے مقابلے کے جملہ انتظامات میں تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے سراقہ بن مالک کو تعاون کے لئے اس انتظام پر مامور فرمایا۔ اور انہیں اس جگہ بھیجا جہاں سے دوڑ شروع ہونی تھی بعد ازاں انہیں ہدایات دیں کہ حضورؐ کی جگہ پر جا کر گھوڑوں کو صف بستہ کر لینا اور لوگوں میں حتمی مرتبہ تیار رہنے کا اعلان کرنا اور تیسری مرتبہ سب کو تیار پانے پر دوڑ شروع کروانا خود حضرت علیؓ آخری حد پر ہوتے تھے جہاں گھوڑوں نے پہنچنا ہوتا تھا۔ آپ ایک مرتبہ لمبی لکیر کھینچ کر اس کے دونوں سروں پر دو آدمی کھڑے کر دیتے تھے اور انہیں ہدایت ہوتی تھی کہ اول آنے والے گھوڑے کی یقینی خبر دیں۔ حضرت علیؓ نے یہ وضاحت بھی فرمائی تھی کہ اگر دو گھوڑے بالکل برابر آ رہے ہوں اور آخر میں اس لکیر کے پاس آ کر جس گھوڑے کا کوئی حصہ مثلاً دونوں کان یا ایک کان بھی دوسرے گھوڑے سے آگے بڑھے ہوئے ہوں تو اس معمولی فرق سے اسے اول قرار دیا جائے گا اور اگر دو گھوڑوں کے بارہ میں برابر ہونے کا شک ہو تو پھر انہیں دوبارہ پہلے سے نصف دوڑ لگوائی جائے۔ پھر جب آخری حد کے قریب پہنچیں تو جس گھوڑے کا کوئی حصہ بھی آگے ہوگا اسے اول قرار دیا جائے گا۔ اور کسی قسم کی کھینچا تانی اور جانبداری اور بددیانتی اس مسابقت میں نہیں ہوگی"

(کنز العمال کتاب الجہاد)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے گھوڑ دوڑ کو نہ صرف وسیع پیمانے پر رائج کیا بلکہ اس کے باریک قواعد و قوانین بھی مقرر کئے ہوئے تھے۔

الغرض عہد نبوی میں گھوڑے کی برکات سے مسلمانوں نے بہت فائدہ اٹھائے ہمیں بھی ان فوائد سے حصہ لینا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چھٹے سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ کے اختتام کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احمدی احباب گھوڑے اس لئے پالیں کہ ہمارے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھوڑے پالتے تھے۔ اور ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے سے بہت پیار کیا تھا اور اگر محمدؐ کا پیار ہمارے دلوں میں ہے تو پھر ہمارے لئے گھوڑوں سے پیار بھی لازمی ہے۔"

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۸۰ء)

"الفضل" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۰ سال پہلے - ۶ر جولائی ۱۹۴۰ء

سمندر کی سیر کے دوران مصلح موعودؓ کی سیر روحانی اور عارفانہ کلام

چاند کو دیکھ کر محبوب حقیقی کی تڑپ میں دل کو گرما دینے والے اشعار کا نزول

عارف باللہ بندوں کی دنیا اس خاکی ارضی دنیا کے ان انسانوں سے بالکل علیحدہ اور ممتاز ہوتی ہے جو کہ دنیاداری میں دن رات غرق رہتے ہیں۔ عشق حقیقی میں کامل طور پر فنا ہو جانے والے یہ خدا رسیدہ بندے عام دنیاوی بندوں کی دنیا میں رہتے بستے ہونے کے باوجود ایک علیحدہ اور انوکھی دنیا کے مکین ہوتے ہیں۔ عام آدمی تفریح اور لطف کی جگہوں پر جا کر جہاں عیش و طرب میں گم ہو جاتا ہے وہاں پر یہ اللہ والے لوگ ایسی جگہوں پر اللہ تعالیٰ کی ذات کے نظارے دیکھ کر اس محبوب حقیقی کی یاد میں کھو جاتے ہیں۔ اس صورت حال میں ان کی ذات مبارک پر ایک ایسا عالم طاری ہوتا ہے جو کہ انہیں عام دنیاوی ذہنی سطح سے اٹھا کر اپنے مولا کی گود میں لا بٹھاتا ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جبکہ ان عارفان حق کے منہ سے موتی جھڑتے ہیں اور دنیا کے ادب کے عظیم ترین شہپارے تخلیق ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر دنیا صدیوں تک لطف لیتی ہے اور جن کی تفسیر اور تشریح میں ضخیم اور موٹی موٹی کتب اور بھاری بھرکم مقالے بھی ناکافی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ایک محبوب بندے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا جبکہ حضور ایک شب رات کے وقت کراچی میں کلفٹن کے مقام پر سمندر کے کنارے تشریف لے گئے۔ چاند اپنی پوری تابانیوں سے آسمان کے سینے پر سجا ہوا تھا۔ چاندنی اپنی تمام لطافتوں اور رعنائیوں کے ساتھ ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ ایسے وقت میں حضور کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی طرف منعطف ہوئی کہ ؎

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیوں کہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اللہ تعالیٰ کے عشق میں فنا ایک شخص کا یہ پاکیزہ شعر اللہ کے ایک اور پیارے بندے کے دل میں ہلچل مچا گیا اور ان کے پاکیزہ دل پر جو گزری اس کی تفصیل خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ٹھیک چالیس سال پہلے آج ہی کے دن ۶ر جولائی ۱۹۴۰ء کو الفضل میں شائع کرائی۔ حضور رضی اللہ عنہ ۵ر مئی ۱۹۴۰ء کو کراچی تشریف لے گئے اور ۲۵ر مئی ۱۹۴۰ء کو واپس تشریف لائے۔ اس سفر کے دوران حضور ایک شب کلفٹن تشریف لے گئے جہاں حضور کے قلب صافی پر اس عارفانہ کلام کا نزول ہوا۔ اور حضور نے آٹھ اشعار کہے ان کے بارے میں تفصیل حضور کے قلم مبارک سے ہی سنیئے تو لطف دیتی ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"سمندر کے کنارے چاند کی سیر نہایت پُرلطف ہوتی ہے۔ اس سفر کراچی میں ایک دن ہم رات کو کلفٹن کی سیر کے لئے گئے۔ میری چھوٹی بیوی صدیقہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ میری تینوں لڑکیاں ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ، امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ۔ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالیٰ، امۃ الودود مرحومہ اور عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تھے۔ رات کے گیارہ بجے چاند سمندر کی لہروں میں ہلتا ہوا بہت ہی بھلا معلوم دیتا تھا اور اوپر آسمان پر وہ اور بھی اچھا معلوم دیتا تھا۔ جوں جوں ریت کے ہموار کنارہ پر ہم پھرتے تھے۔ لطف بڑھتا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی تھی۔ تھوڑی دیر ادھر ادھر پھرنے کے بعد ناصرہ بیگم سلمہا اللہ اور صدیقہ بیگم جن دونوں کی طبیعت خراب تھی تھک کر ایک طرف ان چٹائیوں پر بیٹھ گئیں جو ہم ساتھ لے گئے تھے ان کے ساتھ عزیزم منصور احمد سلمہا اللہ تعالیٰ بھی جا کھڑے ہوئے اور پھر عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالیٰ بھی وہاں چلی گئی۔ اب صرف میں عزیزہ امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ اور عزیزہ امۃ الودود مرحومہ پانی کے کنارے پر کھڑے رہ گئے۔ میری نظر ایک بار پھر آسمان کی طرف اٹھی اور میں نے چاند کو دیکھا جو رات کی تاریکی میں عجیب انداز سے اپنی چمک دکھا رہا تھا۔ اس وقت قریباً پچاس سال پہلے کی ایک رات آنکھوں میں پھر گئی جب ایک عارف باللہ محبوب ربانی نے چاند کو دیکھ کر ایک سرد آہ کھینچی تھی اور پھر اس کی یاد میں دوسرے دن دنیا کو یہ پیغام سنایا تھا ؎

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

پہلے تو تھوڑی دیر میں یہ شعر پڑھتا رہا۔ پھر میں نے چاند کو مخاطب کر کے اس جمال یار والے محبوب کی یاد میں کچھ شعر خود کہے۔"

(الفضل ۶ر جولائی ۱۹۴۰ء)

چاند میرا چاند

اس موقعہ پر حضور نے جو آٹھ اشعار کہے ان کی لطیف پر معارف اور جذب و شوق میں ڈوبی ہوئی تشریح حضور نے خود اپنے قلم مبارک سے فرمائی اور اس مضمون کا عنوان نہایت ہی خوبصورت اور دلکش الفاظ میں "چاند میرا چاند" رکھا اور الفضل میں شائع کیا۔ یہاں پر صرف دو اشعار کی تشریح درج کرنے کی گنجائش ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"میری نظر سمندر کی لہروں پر پڑی جن میں چاند کا عکس نظر آتا تھا اور میں اس کے قریب ہوا اور چاند کا عکس اور پرے ہو گیا۔ میں اور بڑھا اور عکس اور دور ہو گیا اور میرے دل میں ایک درد اٹھا اور میں نے کہا بالکل اسی طرح کبھی سالک سے سلوک ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے کوشش کرتا ہے مگر بظاہر اسکی کوششیں ناکامی کا منہ دیکھتی ہیں۔ اسکی عبادتیں اسکی قربانیاں اس کا ذکر اسکی آہیں کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے استقلال کا امتحان لیتا ہے اور سالک اپنی کوششوں کو بے اثر پاتا ہے۔ کئی تھوڑے دل والے مایوس ہو جاتے ہیں اور کئی ہمت والے کوشش میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ مگر یہ دن بڑے ابتلا کے دن ہوتے ہیں اور سالک کا دل ہر لحظہ مرجھایا رہتا ہے اور اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ چونکہ چاند کے عکس کا اس طرح آگے آگے دوڑتے چلے جانے کا بہترین نظارہ کشتی میں بیٹھ کر نظر آتا ہے جو میلوں کا فاصلہ طے کرتی جاتی ہے مگر چاند کا عکس آگے ہی آگے بھاگا چلا جاتا ہے اس لئے میں نے کہا ؎

بیٹھ کر جب عشق کی کشتی میں آؤں تیرے پاس
آگے آگے چاند کی مانند تو بھاگا نہ کر

میں نے اس شعر کا مفہوم دونوں بیویوں کو سمجھانے کے لئے ان سے کہا کہ آؤ ذرا میرے ساتھ سمندر کے پانی میں چلو اور میں انہیں لے کر کوئی پچاس ساٹھ گز سمندر کے پانی میں گیا اور میں نے کہا دیکھو چاند کا عکس کس طرح آگے آگے بھاگا جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی بندہ کی کوششیں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے بیکار ہو جاتی ہیں اور وہ جتنا بڑھتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اس وقت سوائے اس کے کوئی علاج نہیں ہوتا کہ انسان اللہ تعالیٰ ہی سے رحم کی درخواست کرے اور

(بقیہ بر صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین کی چوتھی فہرست

(۴)

۱۳۰ مکرم طارق محمود ورفعت پروین (دو ننھے بچے) منجانب چوہدری بشیر احمد ولد کرم دین صاحب
۱۳۱ مکرمہ مبارک بیگم صاحبہ اہلیہ محمد فقیر احمد صاحب پٹواری گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ
۱۳۲ " رشیدہ بیگم صاحبہ بذریعہ محمد رفیق صاحب پڈیار " " " "
۱۳۳ مکرم چوہدری سعید احمد منجانب والد چوہدری محمد علی صاحب " " " "
۱۳۴ مکرمہ ناصرہ ناہید صاحبہ بنت چوہدری سعید احمد صاحب " " " "
۱۳۵ " بشریٰ سعید صاحبہ " " " " " "
۱۳۶ مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب بسرا " " " "
۱۳۷ مکرمہ حمیدہ صاحبہ دختر سلطان محمود صاحب بسرا " " " "
۱۳۸ " شمیم طاہرہ بنت خورشید احمد صاحب " " " "
۱۳۹ مکرم محمد امین صاحب ولد ناظر صاحب " " " "
۱۴۰ " غلام نبی صاحب ولد مولوی محمد حسین صاحب " " " "
۱۴۱ مکرمہ نسیم ثریا صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عارف صاحب " " حال احمد نگر
۱۴۲ مکرم مستری محمد حسین صاحب ولد غلام محمد صاحب " " " سیالکوٹ
۱۴۳ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی فیض احمد بسرا صاحب " " " "
۱۴۴ " راجہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام حیدر صاحب " " " "
۱۴۵ " نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب " " " "
۱۴۶ مکرم عبد المجید صاحب اعوان رانی پور ضلع خیرپور
۱۴۷ " چوہدری غلام رسول صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۳۲/۸ دار الحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور
۱۴۸ " بشارت احمد صاحب ملک لاہور کینٹ۔
۱۴۹ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں عبد السلام صاحب بزرگ دار الصدر شرقی ربوہ
۱۵۰ " غلام فاطمہ صاحبہ چک ۱۶۳/۹-ج ضلع وہاڑی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

۵ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب فتح اسلام مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

۵ اگست میں آسمانی فیصلہ کی جگہ "جماعت سے خطاب" کتاب مقرر کی گئی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایصالِ ثواب

عزیزم مکرم طاہر احمد صاحب کی والدہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ عزیزم طاہر احمد نے (جو اس وقت بیرونِ ملک ہے) اپنے نانا جان مکرم میاں عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ اور نانی جان محترمہ زینب بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے لئے بغرض ایصال ثواب ۱۵۰/- روپے تعمیر مساجد کے فنڈ میں جمع کرائے ہیں۔

قارئین کرام سے دعا کی ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز میرے بیٹے طاہر احمد کا بیرونِ ملک میں ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء کیلئے ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے احمدی طلباء جو خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۱۵ جولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ انٹرویو کے لئے صرف ان امیدواران کو بلایا جائے گا جن کی درخواستیں ۱۵ جولائی تک وکالت دیوان میں پہنچ جائیں گی۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

مسیح موعودؑ کا ارشاد مبارک

فرمایا:۔ "اور یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔"

(سیکرٹری تربیت و اصلاح لجنہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۵ :-

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ابھی کے کرم کو چاہے تاکہ وہ اس ابتلا کے سلسلہ کو بند کر دے اور اپنی ملاقات کا شرف اسے عطا کرے۔

اس کے بعد میری نظر چاند کی روشنی پر پڑی کچھ اور لوگ اس وقت کہ رات کے بارہ بجے تھے سیر کے لئے سمندر پر آ گئے ہوا تیز چل رہی تھی۔ لڑکیوں کے برقعوں کی ٹوپیاں ہوا سے اُڑی جا رہی تھیں اور وہ زور سے ان کو پکڑ کر اپنی جگہ پر رکھ رہی تھیں۔ وہ لوگ گو ہم سے دُور تھے مگر میں لڑکیوں کو لے کر اور دُور ہو گیا اور مجھے خیال آیا کہ چاند کی روشنی جہاں دلکشی کے سامان رکھتی ہے وہاں پردہ بھی اُٹھا دیتی ہے اور میرا خیال اس طرف گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کبھی بندہ کی کمزوریوں کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں اور دشمن انہیں دیکھ کر ہنستا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا ؎

اے شعاعِ نور یوں ظاہر نہ کر میرے عیوب
غیر ہیں چاروں طرف ان میں مجھے رسوا نہ کر

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۴۰ء بحوالہ تاریخ احمدیت۔ جلد نہم صفحہ ۳۵ تا ۳۷)

مرتب:۔ یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر الفضل ربوہ)

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ اپنے جمع شدہ پرچے جلد واپس فرماویں (مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۶۱:-

میں عبد الشکور ولد عبد الواحد مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ مصطفےٰ آباد ۵۰ مغلپورہ لاہور

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک کار ڈاٹسن قیمت تقریباً ایک ہزار دینار۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۴ دینار لیبی ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد الشکور ولد عبد الواحد مرحوم محلہ مصطفےٰ آباد لاہور۔

گواہ شد: مبارک احمد ارشاد وصیت ۱۱۶۷۴

گواہ شد: محمد یوسف بھوکہ وصیت ۱۶۶۶۲۔

مسل نمبر ۲۴۴۶۲:-

میں حبیب اللہ ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ خواجہ پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجر خان ضلع راولپنڈی

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) دکان ذاتی نمبر ۱۵۵ B IV میں بازار مالیتی ایک لاکھ روپے۔

(۲) مکان ملحقہ پلاٹ صحن نمبر ۲۹۸-۲۹۹ B VII وارڈ ۶ گوجر خان مالیتی تقریباً (۳۰،۰۰۰/- + ۱۰،۰۰۰/-)

(۳) دوکان درثہ والد صاحب مشترکہ میں سے میرا حصہ رجسٹری میں درج شدہ (۹۱۳/۱۰۰) مالیتی ایک لاکھ روپے

(۴) گودام ۱۹/۵ B VI وارڈ ۱۰ مشترکہ ہمراہ چھوٹا بھائی محمد رفیق ۱/۲ مالیتی -/۴۰،۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حبیب اللہ بقلم خود ولد شیخ محمد عبد اللہ مکان ۵۱ وارڈ ۶ گوجر خان۔

گواہ شد: مرزا عطاء الرحمٰن وصیت ۶۰۰۹ ولد مرزا برکت علی صاحب برکت لاج دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد: خواجہ انعام اللہ ولد حبیب اللہ پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۴۴۶۳:-

میں حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ حبیب اللہ صاحب قوم شیخ خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۵۱ وارڈ ۶ گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر -/۱۰۰۰ روپے (۲) سلائی مشین پرانی -/۲۰۰ روپے (۳) سونا چوڑیاں ۶ عدد ۹ تولہ -/۱۶۲۰ روپے (۴) سونا کانٹے ایک جوڑی ۲ تولہ -/۳۶۰ روپے (۵) سونا انگوٹھی ۱ عدد ۶ ماشہ مبلغ -/۹۰۰ روپے (۶) بٹن ۱ تولہ سونا مالیتی -/۱۸۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: حمیدہ بیگم اہلیہ شیخ حبیب اللہ مکان ۵۱ وارڈ ۶ گوجر خان ضلع راولپنڈی

گواہ شد: شیخ حبیب اللہ ولد محمد عبد اللہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد: مرزا عطاء الرحمٰن وصیت ۶۰۰۹

مسل نمبر ۲۴۴۶۴:-

میں عبد العزیز احمد ولد چوہدری سلطان احمد قوم بدھر جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائنز ضلع جدید ڈھالی بلڈنگ لاہور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد العزیز احمد ولد چوہدری سلطان احمد کمرہ مسجد جدید ڈھالی بلڈنگ فقار سٹریٹ روڈ لاہور

گواہ شد: حیدر علی ظفر ولد مکرم رستم علی وصیت ۱۹۴۷ مربی سلسلہ۔

گواہ شد: عبد المنان خان صاحب وصیت ۱۵۸۹۱ رحیم انصار اللہ حلقہ سول لائنز لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

(۱) ملک محمود احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور کا لڑکا عزیزم منصور احمد پیٹ کا اپریشن ہونے کی وجہ سے کئی ماہ ہسپتال میں داخل رہا حالت تشویشناک رہی۔ حضرت اقدس اور دوستوں کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی جو معجزانہ تھی۔ مگر عزیز منصور کی پھر اسی تکلیف سے ہسپتال میں داخل ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ عزیز کی صحت اور عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔

(فیض الحق خان مسجد احمدیہ کوئٹہ)

(۲) اس عاجز کو بعض شدید پریشانیاں لاحق ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کرے۔ (محمد شفیع سلیم پوری۔ واہ کینٹ)

(۳) میرا لڑکا محمد سلیمان احمد جو بسلسلہ کاروبار بیرون پاکستان مقیم ہے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے اس کی مکمل شفایابی کے لئے دردمندانہ اپیل ہے۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن کوٹ عبد المالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا تیئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۳۱ اخاء / اکتوبر و یکم و دو نبوت / نومبر ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دعائے مغفرت

مکرم محترم کیپٹن چوہدری ظفر احمد صاحب باجوہ کوٹ باجوہ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۹ کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب ساکن کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ کے پوتے چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ریٹائرڈ افسر مال کے بیٹے اور محترم چوہدری خورشید احمد صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کے چھوٹے بھائی تھے۔ خوش اخلاق سب کے ہمدرد اور نیک خصائل کے حامل تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے عزیز ندیم ظفر اور وسیم ظفر ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنی نعمتوں سے نوازے آمین ظہور احمد باجوہ

ربوہ میں پہلے ائرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ کا افتتاح

ربوہ ۲ جولائی۔ آج یہاں شام پونے آٹھ بجے شہر کے پہلے ائرکنڈیشنڈ ریسٹوران فنزا ریسٹورنٹ کا افتتاح عمل میں آیا۔ رسم افتتاح مکرم پیر معین الدین صاحب نے ریستوران کے مین گیٹ پر لگا ہوا فیتہ کاٹ کر انجام دی۔ فیتہ کاٹنے سے پہلے انہوں نے اجتماعی دعا کرائی۔ یہ ہوٹل اقصیٰ روڈ پر دو کمروں پر مشتمل ہے۔ اس ہوٹل کے مالک مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب اور مکرم چوہدری مجید احمد صاحب باجوہ ہیں۔ ہوٹل کے منیجر مکرم ظلم رضی صاحب ہیں۔

برائے انٹرویو

جنہوں نے ڈرائیور ہسپتال کے لئے درخواستیں دی ہیں وہ بروز جمعرات صبح آٹھ بجے متعلقہ کاغذات کے ساتھ ہسپتال آکر انٹرویو دیں۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد

— (اخبار اسماء۔ بقیہ صفحہ اول) —

کے دورے کو اہل مغرب کے دل اسلام کی طرف پھیلنے ۔۔۔ بنائے اور ان کی روحانی تشنگی دور فرمائے آمین

— • حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ تاہم بلڈ پریشر زیادہ ہے۔ احباب کرام توجہ اور عاجزی سے دعاؤں میں مشغول رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے آمین

— • حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں۔

میرا پوتا عزیز سلمان احمد ابن عباس احمد خان جو لندن میں مقیم ہیں کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے۔ عزیز سلمان احمد نے فون پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو فرینکفورٹ اطلاع دی۔ آپ نے بچی کا نام سلمہ سلطانہ تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرمی عزیز الدین صاحب لندن کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

قابل فروخت مکانات اور پلاٹس

فیکٹری ایریا ایک کوٹھی برقبہ دو کنال۔ دارالعلوم شرقی دو مکان دس مرلہ۔ دارالرحمت وسطی ایک مکان ۵ مرلہ۔ ایک مکان دس مرلہ۔ قابل فروخت موجود ہیں۔ دارالعلوم شرقی پلاٹ ۱ کنال۔ فیکٹری ایریا پلاٹ ۱ کنال قابل فروخت۔ غلہ منڈی میں ایک چوبارہ اور دو دوکانیں۔ دارالعلوم غربی میں ایک مکان برائے کرایہ موجود ہیں۔ نصرت آباد میں پلاٹس رہائشی برائے فروخت موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب متوجہ ہوں۔

مرزا عبدالسمیع۔ ہمدرد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ 542

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کے تعلیمی

— اور طبی مراکز۔ بقیہ صفحہ اول —

سے بڑے اخبار ڈیلی ٹائمز نے ۲۳ جون کی اشاعت میں شائع کی اور امیر جماعت نائیجیریا کے حوالہ سے بتایا کہ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا آئندہ سال ملک میں دو اور ہسپتال قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔

ایک اور اخبار ڈیلی سیکچ نے ۲۰ جون کی اشاعت میں اس ہسپتال کے افتتاح کی تفصیلی خبر نمایاں طور پر شائع کی۔

فون نمبر ۳۸۲۲

رہائش اور سرمایہ کاری کے لئے بےمثال مواقع

- سرگودھا میونسپل کمیٹی حدود کے اندر
- تمام تر رہائشی سہولتوں سے آراستہ
- نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سے ملحقہ
- ایک بہتر رہائشی منصوبہ

الحمرا پارک

جہاں آپ کو اپنی پسند کے مطابق ایک کنال، ۱۰ مرلے، ۷ مرلے اور ۵ مرلے کے رہائشی پلاٹس مل سکتے ہیں۔

رابطہ کے لئے۔ الحمرا اسٹیٹس 699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

خطرناک گرمی

سمر ٹانک SUMMER TONIC

کی میٹھی اور خوش ذائقہ ٹکیاں استعمال کریں۔ قیمت اونس -/۵ روپے

ڈاک خرچ و پیکنگ -/۵ روپے

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

پاکستان

لاہور، کراچی۔ ربوہ۔ فون نمبر 606

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴